



## جیے گا، مرے گا

FERDINANDO FREGA · GILLETTENARRATIVE · GILLETTEVATICANO · 09/17

سب سے پہلے رابطہ کرنے والے بغیر کپڑوں کے قدیم انسان تھے۔ سب سے پہلے خبر دینے والے کپڑوں والے قدیم انسان تھے، اور پریس کارڈ کے ساتھ۔ پھر بھی قدیم انسان۔ کچھ نہیں بدلا۔ سوائے اس کے کہ پہلوں کو زندگی سے بچ نکلنا پڑتا تھا۔ دوسرے بچ نکلنے والوں کو واپس زندہ کر کے روزی کھاتے ہیں۔

یہاں بحث یا تنقید کا وقت نہیں۔ میں نے کبھی ان میں سے کوئی کام نہیں کیا۔ میں جو کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ دونوں کے درمیان بشریاتی فرق کہانیوں کے ذریعے بیان کروں۔

رابطے کی پہلی حقیقی صورت — اور یہاں سب اپنی کرسیوں سے اچھل پڑیں گے — خاموشی ہے۔

لفظ سے پہلے۔ آواز سے پہلے۔ اشارے سے پہلے۔ انداز سے پہلے۔ خاموشی نے ہمیشہ ایک شخص کی ذہانت کو اُس کی سمجھنے اور فیصلہ کرنے کی صلاحیت سے ناپا ہے۔ کبھی اُلٹا نہیں۔

اور آدمی، اکٹھے بیٹھے، خاموش رہے۔ ستاروں کو دیکھتے ہوئے۔ تجریدی کو۔ تصور کیے ہوئے کو۔ یہاں تک کہ دور، عورتوں کا ایک گروہ — اس یقین کے ساتھ کہ وہ اکیلی ہیں — آپس میں باتیں کرنے لگا۔ دھیمی آوازیں۔ قابو میں لہجہ۔ قابو میں تال۔ ایک ترتیب والا آہنگ۔ ہر لفظ احتیاط سے رکھا ہوا۔ کچھ بھی اتفاق پر نہیں چھوڑا گیا۔

لیکن پہلا سبق جو خاموشی نے انسانیت کے لیے چھوڑا وہ اندرونی چپ نہیں ہے۔ وہ ایک طریقہ ہے۔ ہر اُس جگہ کے اندر آخری سرحد جہاں اصل فیصلے ہوتے ہیں۔

اور خاموشی کے اندر کا شور وہ واحد چیز ہے جو کبھی غائب نہیں ہوتی۔ وہ اندر سے آتا ہے۔ جذباتی اور ادراکی۔ منطقی اور عقلی۔ جبلی اور محبت بھرا۔ سب ایک ساتھ۔

اسے واقعی سنبھالنے کے قابل، ہمیشہ کی طرح، صرف عورتیں ہیں۔ اتنی مکمل، اتنی کارآمد، کہ انہی کے سپرد انسانی تولید کو آگے لے جانے کا کام بھی کر دیا گیا۔

باقی سب کچھ جو میں نے یہاں نہیں سمیٹا، وہ میں ہر شخص کے اپنے تجربے پر چھوڑتا ہوں۔ یہی ہمارے وجود کا سب سے بہتر حصہ ہے۔

خبر مجھے وہ کھیل یاد دلاتی ہے جو ہم بچپن میں کھیلا کرتے تھے۔ سب ایک دائرے میں۔ پہلا شخص اگلے کے کان میں ایک لفظ سرگوشی کرتا ہے۔ وہ بارہ لوگوں سے ہوتا ہوا قطار میں آگے بڑھتا ہے۔ دوسرے سرے سے جو نکلتا تھا وہ عموماً قہقہوں کا طوفان ہوتا تھا۔

کھیل ایک ہی لفظ پر چل سکتا تھا یا پورے جملے پر۔ ہوتا یہ تھا۔

شروع کریں جیے گا سے۔ بارہ ہاتھوں کے بعد، دوسرے سرے سے جو لفظ نکلا وہ تھا مرے گا۔

شروع کریں ہم سب جانتے تھے کہ وہ جیے گا سے۔ بارہ ہاتھوں کے بعد یہ اس شکل میں واپس آیا: سب جانتے تھے کہ وہ مر چکا ہے۔ جنازہ 12 تاریخ کو 12:00 بجے۔ با با با با۔

بالکل اسی طرح میں آج میڈیا کو خبر گھماتے دیکھتا ہوں۔ ایک ہی کہانی کی وہی ابتدائی سطر، ایک کے بعد ایک ادارے کے ہاں مختلف طور پر بیان ہوتی ہوئی۔

جسے ہم بچوں کا کھیل سمجھتے تھے، وہ ایک ایسی صنعت کی تلخ سچائی ہے جہاں اخبار فروش کے کھوکھے اور خبر رساں دفتر کے درمیان کوئی فرق باقی نہیں رہا۔

آخر میں، دونوں چیزیں ایک ہی دھاگے میں پروئی ہوئی ہیں۔ دونوں اُسی ایک قدیم اصل کی اولاد ہیں۔ آپ کو بس یہ دیکھنا ہے کہ لوگ کیسے کپڑے پہنتے ہیں۔

ایک آخری بات، تاکہ کسی کو غلط فہمی نہ ہو۔ میں یہ دعویٰ نہیں کر رہا کہ میں زمین پر بچا ہوا آخری آدمی ہوں۔ صرف آخری سے پہلا۔ آخری اب بھی قطار میں آگے کہیں ہے، کسی کے کان میں سرگوشی کرتا ہوا۔

*Ferdinando*